اِسمِ اَعظَمُ

اسمِ اعظم سے مراد اللہ تعالےٰ کا وہ صفاتی یا ذاتی نام ہے جسے پڑھنے سے اللہ تعالےٰ سے خصوصی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ معرفت کے دروازے کھلتے ہیں۔ اسم اعظم پڑھنے والے کو اللہ تعالےٰ ہر لحاظ سے مالا مال کر دیتا ہے، وہ اپنے رب سے اسم اعظم کی بدولت جو کچھ مانگتا ہے سو پاتا ہے۔ اسمِ اعظم کے صدقے اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو اسمِ اعظم کا راز ہاتھ آ جاتا ہے وہ اس کے خاص بندے بن جاتے ہیں۔ اللہ انھیں دین و دنیا میں انعام یافتہ بنا دیتا ہے۔ انھیں نہ مٹنے والی عزت ملتی ہے اور نہ ختم ہونے والی دولت میسر آتی ہے گویا کہ اسمِ اعظم ہر کام کی کنجی ہے اور گوناگوں فیض و برکات کا حامل ہے۔

اللہ کا ذاتی نام اور ہر صفاتی نام اس کی ایک خاص شان کا مظہر ہے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کو جس شان یعنی جس صفاتی نام سے پکارتا ہے اللہ تعالےٰ اپنی اس شان کے فیوض و برکات سے اسے نواز دیتا ہے اور اپنی اس خاص شان کا راز اس پر کھول دیتا ہے، یعنی اگر کوئی شخص اللہ تعالےٰ کو رحمٰن کہہ کر پکارتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے اپنی رحمت سے مالا مال کر دیتا ہے اور اس کا وجود دوسروں کے لئے باعثِ رحمت بنا دیتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جس نام سے ہم اسے پکاریں گے اسی سے اللہ تعالےٰ کی قربت حاصل ہو جائے گی۔ اور یہی قربت جس لفظ سے میسر آتی ہے وہ اسمِ اعظم ہوتا ہے لہٰذا اسم اعظم تلاش کرنے کا ایک عام اصول پیش کرتا ہوں کہ جس آیت یا لفظ میں اللہ تعالےٰ کی شانِ معبودیت، شانِ قیومیت، شانِ رحمانیت، شانِ صمدیت، شانِ قدرت،

شانِ جلالت، شانِ علویت، شانِ بدیعت، شانِ لطافت کا اظہار ہوتا ہو، وہ لفظ یا آیت اسمِ اعظم ہوگی۔ مثلاً اللہ تعالےٰ معبود ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اس لئے لفظ اللہ یا ایسی آیت جس میں یہ لفظ ہو کہ اللہ ہمارا معبود ہے وہ اسم اعظم ہے لہٰذا لفظ اللہ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اسمِ اعظم ہے۔

ایسے ہی اللہ اپنی مخلوق پر ہر وقت رحم کرتا ہے لہٰذا لفظ رحمٰن اور رحیم یا ایسی آیت جس سے رحمتِ باری کا مفہوم ظاہر ہو وہ اسمِ اعظم ہوگی، اسی طرح اللہ ہمیشہ سے قائم دائم اور زندہ ہے۔ لہٰذا جو شخص اسے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کہہ کر پکارتا ہے۔ وہ اسے ہمیشہ کے لئے قائم دائم کر دیتا ہے لہٰذا یہ لفظ اور ایسی آیت جس سے قائم اور ہمیشہ زندہ رہنے کا مفہوم نکلے وہ اسمِ اعظم ہوگی۔ اسی طرح اس کی ایک اور شان یہ ہے کہ ہر چیز کا خزانہ اس کے پاس ہے یعنی اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ وہ ہر لحاظ سے بے نیاز اور مالا مال ہے۔ لہٰذا لفظ اللہ الصمد اسمِ اعظم ہوا۔ اس لئے جو اسے اللہ الصمد یعنی یہ کہتا ہے کہ تو میرا بے نیاز معبود ہے تو وہ اسے بے نیاز بندہ بنا دیتا ہے۔

ایسے ہی لفظ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَالَطِیْفُ یَانَادِرُ۔ یَاعَلِیُّ۔ یَابَدِیْعُ۔ اسم اعظم ہیں کیونکہ ان الفاظ میں اللہ تعالےٰ کی ایک خصوصی شان مضمر ہے جو ان الفاظ کے پڑھنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس ضابطہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل آیات اور احادیث کے الفاظ کا شمار اسمِ اعظم میں ہوتا ہے اور ان اسماء کو کثرت سے پڑھنے کے بعد جو دعا بھی اللہ کے حضور کی جائے گی وہ انشاء اللہ قبول ہوگی۔

پہلی حدیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اذکار سے افضل کلمہ طیبہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

دوسری حدیث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا پڑھی تھی لہٰذا جو مسلمان کسی حاجت کے وقت اس دعا کو پڑھ کر جو بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (الانبیاء ۲۱_آیت ۸۷)

ظالموں میں سے تھا۔

تیسری حدیث: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰی کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں چھپا ہوا ہے: (مشکوٰۃ)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور وہی تمہارا واحد معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ الٓمّٓ ۚ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

رحمٰن اور رحیم ہے (بقرۃ رکوع ۱۹) الف لام میم اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ○ (البقرہ۔۲۔آیت ۱۶۳، آل عمران۔۳۔۱)

زندہ قائم ہے۔

چوتھی حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ان الفاظ کا ورد کرتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بندے نے اللہ تعالےٰ کا اسم اعظم اختیار کر کے دعا کی یہ اسم اعظم ایسا ہے کہ اس کے ذریعے جو دعا مانگی جاتی ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ

اے اللہ میں تجھ سے اس لئے التجا کرتا ہوں کہ بے شک تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ

معبود نہیں تو اکیلا ہے بے نیاز ہے خد تو نے

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ

کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جنا گیا اور تیرا کوئی ہمسر

کُفُوًا اَحَدٌ ○

نہیں۔

پانچویں حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا، نماز کے بعد اس نے یہ دعا مانگی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ تعالےٰ کے اسمِ اعظم کے واسطہ سے دعا مانگی ہے۔ اور اسمِ اعظم وہ نام ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے جو التجا کی جاتی ہے، وہ پوری ہوتی ہے (نسائی)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ

اے اللہ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں بے شک تو ہی حمد کے لائق ہے نہیں کوئی معبود

اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ

تیرے سوا تو بڑا احسان کرنے والا مہربان ہے آسمانوں اور زمین کو تو ہی ایجاد

وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

کرنے والا ہے اے جلال اور اکرام کے مالک

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ط

اے زندہ اور قائم۔

چھٹی حدیث: ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دعا کرے کے جو سوال بھی کرے گا۔ اللہ اسے پورا کرے گا۔

① لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

② لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی تمام تعریف ہے۔

③ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

④ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

⑤ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

اور کوئی بھی طاقت اور کوئی بھی قوت اس کے بغیر میسر نہیں ہے۔